

معلومات، مشاہدات اور تجربات بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ کتاب بجائے خود ایک مسلسل خطاب ہے لیکن اکثر مقامات پر ربط و تسلسل برقرار نہیں رہتا۔ بعض باتیں طلباء کو نصیحت سے تعلق رکھتی ہیں۔ خطابت کے موضوع سے تعلق نہیں رکھتیں بعض عنوانات بہت دلچسپ ہیں۔ جو کتاب میں موجود عدم ربط کی کلفت کو راحت میں بدل دیتے ہیں اور طبعی طور پر ایک خوشگوار ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ٹوپی کیسی اور ماتھے پر کہاں تک؟ منبر کیسا ہو؟ کرسی کیسی ہو؟ دوران تقریر ٹانگ اٹھانا اور ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر تقریر کرنا، اسٹیج پر گھومنا، دوران تقریر اچھل کود کرنا، ازار بند سنبھالیے۔ حلق کے نقصانات وغیرہ وغیرہ۔ مولانا نے ان عنوانات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں معلومات فراہم کی ہیں۔ جو دلچسپی سے خالی نہیں۔ لیکن خطابت اس سے بہت آگے کی چیز ہے۔ مولانا عبدالرؤف چشتی کی اس کاوش کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ اس کتاب میں خطابت کے قرینے، موضوعات، ضرب الامثال، منتخب اشعار، لطائف اور واقعات نئے خطیبوں کی رہنمائی کے لیے بکثرت موجود ہیں۔ تاہم نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

● تاریخ و تذکرہ خانقاہ مظہریہ دہلی تالیف: محمد نذیر انجھا

ضخامت: ۲۵۶ صفحات قیمت: ۲۰۰ روپے ناشر: جمعیت پبلی کیشنز، متصل مسجد پائلٹ سکول وحدت روڈ لاہور

برصغیر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور علوم دینیہ کے ورثے کی حفاظت میں خانقاہی نظام کا مؤثر کردار رہا ہے۔ صوفیاء و اہل اللہ نے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے لیے خانقاہیں قائم کیں اور مجاہدہ و ریاضت کی کٹھالی سے گزرا کر مثالی مسلمانوں کی ایک مقدس جماعت تیار کی۔ مرور زمانہ کے باوجود رشد و ہدایت اور تعلیم و تربیت کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ دہلی..... ہمیشہ صوفیاء و صلحاء اور اتقیا و اولیاء کا مرکز رہا ہے۔ سیکڑوں اولیاء اللہ یہاں آئے اور اپنے حصے کا کام کر کے ہمیں آسودہ خاک ہو گئے۔ برصغیر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عظیم الشان کام کی سعادت حضرت امام شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے حصے میں آئی۔ انھوں نے بھی دہلی ہی کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنایا۔

جناب محمد نذیر انجھا ایک صاحب دل انسان ہیں۔ تصوف، صوفیاء اہل اللہ اور ان کی خانقاہیں، اولیاء اللہ کے حالات و خدمات اور سوانح، ان کے خاص موضوعات ہیں۔ حال ہی میں حضرت میرزا مظہر جان جانا رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کی خانقاہ مظہریہ نقشبندیہ مجددیہ دہلی کے تذکرہ و تاریخ پر مشتمل ان کی تالیف شائع ہوئی ہے۔ حضرت میرزا مظہر جان جانا شہید قدس سرہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرخیل تھے۔ اسی طرح آپ کے جانشین و خلیفہ ارشد حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ نے بھی خانقاہ نقشبندیہ کی آب و تاب کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائم رکھا۔ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ دہلی کا آغاز، اس سے متعلق بزرگوں اور ان کے خلفاء کے احوال و واقعات، تعلیمات اور سوانح اس کتاب کی زینت ہیں۔ جنہیں پڑھ کر روح تازہ، خیالات پاکیزہ اور اعمال منور ہوتے ہیں۔ کتاب کا انتساب مرشدنا حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم (خانقاہ سراچیہ نقشبندیہ مجددیہ کنڈیاں) کے نام ہے اور آپ کے کلمات تبرکات سے کتاب مزین ہے۔ مسافران راہ سلوک و طریقت کے لیے خصوصاً اور جمع مسلمانوں کے لیے عموماً اس کتاب کا مطالعہ ہر اعتبار سے مفید ہے۔